

جرح کے اسباب

عدالت میں جرح کے اسباب

۱- حدیث نبوی ﷺ میں جھوٹ کہتا ہو

ابن کثیرؒ نے فرمایا

فأما إن كان قد كذب في الحديث متعمدا

فنقل ابن الصلاح عن أحمد بن حنبل وأبي بكر الحميدي شيخ البخاري

أنه لا تقبل روايته أبدا

پس اگر وہ حدیث میں جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہو، تو انھوں نے اس کے تعلق سے ابن الصلاح نے احمد بن حنبلؒ سے اور ابوبکر الحمیدی جو کہ امام بخاری کے استاد ہیں ان سے ذکر کیا ہے کہ ان سے کبھی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

(الباعث الحثيث ص ۱۰۳)

بعض حدیثیں وضع کرنے والوں کے نام

ان میں سے: نوح بن ابی مریم ہے جس کا لقب نوح الجامع تھا،

اور مقاتل بن سلیمان البلیخی جو کہ تفسیر کا علم تھا،

اور غیاث بن ابراہیم نخعی اسی طرح محمد بن سعید جسے سولی دے دی گئی تھی

۲- جسے کذب سے متہم کیا گیا ہو

ابن ابی حاتمؒ نے فرمایا

أما أهل التهمة فيطرح حديثهم

(البحر والتعديل: ج ۳ ص ۳۲)

بہر حال وہ جنہیں کذب سے متہم کیا گیا ہو تو ان کی حدیثوں کو رد کر دیا جائے گا۔

ابن کثیرؒ نے فرمایا

التائب من الكذب في حديث الناس فقبل روايته .

(الباعث الحثيث: ص ۱۰۳)

جو لوگوں کے معاملات میں جھوٹا ہوا اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی حدیث کو قبول کیا جائے گا۔

۳- فسق

من عُرف بارتكاب كبيرة أو بإصرار على صغيرة

(فتح المغيب: ۴/۳)

ایسا شخص جو کبیرہ گناہوں کے کرنے والا جانا جاتا ہو یا صغیرہ گناہوں پر اصرار کرتا ہو۔

۴- جہالت

راوی کا مجہول ہونا دو طریقہ سے ہوتا ہے:

جہالت عین

مجہول العین

مجہول العین : ہو من روی عنہ راوٍ واحد ولم یوثقہ معتبر .

ومجہول العین فی الغالب لا یصلح فی الشواہد، ولا فی المتابعات

یعنی وہ جس سے کسی ایک ہی راوی نے روایت کیا ہو اور اس کی کسی معتبر شخص نے ثقاہت نہ بیان کی ہو۔

اور عام طور سے مجہول العین شواہد میں بیان کئے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ ہی متابعات میں۔

جہالت حال

مجہول الحال (أو الوصف) : ہو من روی عنہ راویان فأكثر، ولم یوثقہ معتبر .

مجہول الحال یصلح فی الشواہد والمتابعات .

حالات کا مجہول ہونا یا صفات کا: وہ جس سے دورایوں نے روایت کی ہو یا دو سے زیادہ، لیکن کسی معتبر نے اس کی ثقاہت نہ بیان کی ہو، مجہول الحال یہ شواہد اور متابعات میں ذکر کئے جانے کی طاقت رکھتا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا

ولا حجة فی فی رواية المجہول

(الفتح: ج ۱ ص ۲۴۶)

اور مجہول کی روایت سے کوئی دلیل نہیں لی جاسکتی۔

أهل الجهالة ليسوا عدولا

(الفتح: ج ۱ ص ۳۱۶)

اور کہا کہ جو لوگ مجہول ہیں وہ عادل نہیں ہو سکتے۔

۵۔ بدعت

حسن بصریؒ نے فرمایا

لا تسمعوا من أهل الأهواء

(شرح علل الترمذی: ص ۸۴)

تم اہل الاہواء (جو خواہشات کی پیروی اور بدعت کرتے ہیں) سے نہ سنو۔

امام مالکؒ نے فرمایا

لا يؤخذ العلم من صاحب هوى يدعوا الناس إلى هواه

کسی خواہش کی پیروی کرنے والے سے علم کو نہیں لیا جائے گا جو کہ لوگوں کو اپنے خواہشات کی طرف بلاتا ہو۔

(معرفہ علوم الحدیث: للحاکم: ص ۱۳۵)

ابن کثیرؒ نے فرمایا

المبتدع إن کفر ببدعته فلا إشكال فی رد روايته . وإذا لم یکفر فإن استحلال الکذب ردت أيضا.... .

بدعتی اگر اپنی بدعت کے ذریعہ کفر کرتا ہو اس کی روایت کے رد کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور جب وہ کفر کو نہ پہنچے لیکن جھوٹ بولنے کو حلال جانے تو بھی اس کی روایت رد کر

دی جائے گی۔۔۔۔۔

اور فرمایا:

والذی علیہ الأكثرون التفصیل بین الداعیة وغیره . وقد حکى ابن حبان علیہ الإتفاق

اور جس پر اکثر محدثین گئے ہیں کہ انہوں نے جو اپنے بدعت کی طرف بلائے اور جو نہ بلائے ان تفصیل کا طریقہ اختیار کیا ہے، اور ابن حبان نے اس پر اتفاق ذکر کیا ہے۔

حفظ میں جرح کے اسباب

- ۶- حفظ کا کمزور ہونا۔
- ۷- بہت زیادہ غلطی کرتا ہو۔
- ۸- بہت زیادہ بے وقوفی کرتا ہو۔
- ۹- وہم
- ۱۰- ثقات کی مخالفت کرے۔